سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ بقرة آية-30

تسبیح کا معانی و مفہوم

یہاں پہلے لفظ ''تسبیح'' پر غور کر لیا جائے. اگرچہ فوری طور پر اس کے جو عام معنی ذہن میں آتے ہیں وہ یہ اقرار ہے کہ اللہ پاک ہے. لیکن اس کا حقیقی مفہوم کیا ہے' اسے جاننا ضروری ہے. ''سَبَحَ' يَسْبَحُ'' فعل لازم ہے اور اس کا مطلب ہے کسی چیز کا تیرنا' خواہ وہ چیز پانی کی سطح پر تیر رہی ہو' خواہ فضا یا خلا میں اپنے مدار پر اپنی سطح کو برقرار رکھتے ہوئے حرکت کر رہی ہو.

كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ (الانبیاء) ''یہ تمام (اجرامِ سماویہ خلا میں) اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں''.

اس سے فعل متعدی بنتا ہے سَبَّحَ يُسَبِّحُ جس کا مطلب ہے کسی شے کو ''تیرانا'' یا اسے اس کی سطح پر برقرار رکھنا. اس کا مصدر ''تسبیح'' ہے. گویا لفظ تسبیح کے لغوی معنی ہیں ''کسی کو اس کی اصل سطح پر برقرار رکھنا''.

تسبیح کا لفظ ذو معنیین ہے۔اس کے معنی پاکی بیان کرنے کے بھی ہیں اور سرگرمی کے ساتھ کام اور انہماک کے ساتھ سعی کرنے کے بھی۔ تسبیح کے لغوی معنی "کسی کو اسکی اصلی مقام پر برقرار رکھنا ہے

چنانچہ اللہ کی تسبیح یہ ہے کہ اس کا جو مقام بلند ہے' اس کی جو اعلیٰ وارفع شان ہے' اسے اس پر برقرار رکھا جائے' اور اس کی ذاتِ اقدس' صفاتِ اکمل اور شانِ ارفع کے ساتھ کوئی ایسا تصور شامل نہ کیا جائے جو اس کے شایانِ شان نہ ہو. گویا کسی بھی درجے کے ضعف' عجز' نقص' عیب یا محدودیت کا کوئی بھی تصور اُس کی ذات وصفات کے ساتھ شامل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان اسے اس کے مقامِ رفیع سے نیچے گرا رہا ہے. معاذاللہ! پس تسبیح باری تعالیٰ کا مفہوم یہ ہوگا کہ اس بات کا اقرار واعتراف کیا جائے کہ اللہ ہر عیب سے' ہر نقص سے' ہر ضعف سے' ہر احتیاج سے منزہ وماوراء اور اعلیٰ وارفع ہے

گویا فی الجملہ ''اللہ پاک ہے''. واضح رہے کہ یہ معرفتِ الٰہی کا سلبی پہلو ہے کہ ہم نے یہ جان لیا کہ اللہ میں کوئی نقص نہیں' کوئی عیب نہیں' اسے کوئی احتیاج نہیں. وہ ان سب سے منزہ اور پاک ہے. معرفتِ الٰہی کے مثبت پہلو کا بیان ''وَ لَهُ الْحَمْدُ'' کے الفاظ میں ہیں!

© copy rights reserved

اب قابلِ غور امر یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے کس معنیٰ و مفہوم میں اللہ کی تسبیح کر رہی ہے! یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو کوئی زبان دی ہو۔ جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ پرندوں کی بھی زبان ہے اور ان کی اپنی اپنی بولیاں ہیں۔ اسی طرح شجر و حجر میں بھی حس موجود ہے اور کوئی عجب نہیں کہ وہ بھی آپس میں مبادلۂ احساس کرتے ہوں۔ چیونٹی جیسی حقیر مخلوق کی گفتگو کا ذکر سورۃ النمل میں موجود ہے:

لہٰذا یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو کوئی زبان عطا کی ہو' میدانِ حشر میں انسان کے اعضاء جب اس کے خلاف گواہی دیں گے تو انسان پکار اٹھے گا کہ تم ہمارے جسم کا حصہ ہوتے ہوئے ہمارے خلاف گواہی کیوں دے رہے ہو؟

لیکن ظاہر بات ہے کہ کائنات کی ہر شے جو تسبیح لسانی کر رہی ہے وہ ہمارے فہم سے ماوراء ہے۔

چنانچہ سورۂ بنی اسراءیل میں ارشاد فرمایا: تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَ لٰكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ ؕ (آیت ۴۴)

اُس (اللہ) کی تسبیح تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں کر رہی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور کوئی شے ایسی نہیں ہے" جو اُس کی تحمید کے ساتھ تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے

البتہ اس کائناتی اور آفاقی تسبیح کا ایک پہلو ایسا بھی ہے جو ہماری سمجھ میں آتا ہے جسے تسبیحِ حالی قرار دینا مناسب ہو گا۔ یعنی یہ کہ ہر شے اپنے وجود سے اعلان کر رہی ہے' گویا زبانِ حال سے اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ میرا خالق' میرا مالک' میرا صانع' میرا مصوّر' میرا موجد' اور میرا مدبّر ایک ایسی ہستی کامل ہے جس کے نہ علم میں کوئی کمی ہے' نہ قدرت میں کوئی کمی ہے اور نہ حکمت میں کوئی کمی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اگر کوئی تصویر نہایت اعلیٰ ہے' فن مصوری کا شہ پارہ ہے تو در حقیقت وہ تصویر اپنے وجود سے اپنے مصور کے کمالِ فن کو ظاہر کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الملک میں چیلنج کے انداز میں ارشاد فرمایا:

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيۡرٌ ﴿۴﴾

تم رحمن کی تخلیق میں کوئی نقص تلاش نہ کر سکو گے۔ ذرا (چاروں طرف) نظر دوڑاؤ' کیا تمہیں کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ" دوڑاؤ' تمہاری نگاہ ناکام اور تھک ہار کر لوٹ آئے گی (اور تم ہماری اس تخلیق میں کوئی نقص و عیب نہ نکال سکو گے)"۔

© copy rights reserved

توسوچو کہ عیب ونقص سے مبرا ومنزہ کون ہے؟ وہ ہستی کہ جس نے ان سب کی تخلیق فرمائی اور جو اِس پوری کائنات کی خالق ومصور بھی ہے اور محافظ ومدبر بھی!

الغرض یہ ہیں معانی ومفاہیم يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ کے!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا فائدہ:

جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو پاک کرتا ہے۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے: *سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک* تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اب وہ کلمات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ اس چیز کے کفارے کے لیے ہیں جو مجلس میں ہو جاتی ہیں"

ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ حضور کونسا کلام افضل ہے؟ فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے اختیار فرمایا اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اس حدیث کو مسلم نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کلمات خلق کے لیے رحمت کے باعث ہیں اور ان ہی کے باعث خلق کو رزق ملتا ہے اسے ابن ابی شیبہ نے حضرت جابرؓ سے اور علامہ بغوی (رح) نے حسنؓ سے روایت کیا ہے۔

© copy rights reserved

تقدیس کا معانی و مفہوم

التقدیس : تطھیر اور تعظیم کو کہتے ہیں، اور اَلْقُدُّوس-نہایت پاکیزہ

تقدیس کا مطلب ہے تطہیر یعنی پاک کرنا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں ہر نقص، عیب، خطا اور نسیان سے پاک ہے۔

اور اللہ تعالی قدوس ہے: یعنی وہ اللہ تعالی شریک اور بیوی بچے اور اضداد سے منزہ اور پاک ہے، وہ کمال کا موصوف ہے، بلکہ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے پاک اور منزہ ہے، جیسے کہ وہ اس بات سے پاک اور منزہ ہے کہ کوئی چیز اس کے کمال کے قریب یا پھر اس کے مثل بھی ہو۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے:

اللہ تعالی کے صفات میں القدوس بھی ہے جس کا معنی تعظیم کے ساتھ اللہ رحمن کی تنزیہ بیان کرنا ہے۔

ابن جریر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے:

التقدیس : تطھیر اور تعظیم کو کہتے ہیں، اور القدوس: اس کی طہارت اور تعظیم کو کہا جاتا ہے، اسی لیے زمین کے لیے یہ بولا جاتا ہے ۔ارض مقدس، یعنی اس کے ساتھ پاک ہے، تو فرشتوں کے اس قول " ونقدس لک" کا معنی یہ ہو گا کہ ہم تیری طرف تیری ان صفات کی نسبت کرتے ہیں جو کہ عیوب سے پاک ہیں، اور اس سے جو کفار نے تیری طرف منسوب کی ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: فرشتوں کا اپنے رب کی تقدیس کرنا ان کی نماز ہے، پھر اس کے بعد مفسرین کے اقوال ذکر کے ہیں،

ان میں سے یہ ہے: التقدیس: نماز، یا تعظیم، یا تمجید و تکبیر یعنی بزرگی اور تکبیر بیان کرنا، اور اطاعت کرنا، اور یہ اس لیے کہ نماز اور تعظیم تطہیر کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ یہ اس چیز سے تطہیر کرتی ہے جس کی اہل کفر نے اللہ تعالی کی طرف نسبت کی ہے۔

جبرئیل علیہ السلام کا نام بھی روح القدس ہے۔

لفظ تقدیس میں برکت اور خیرِ کثیر کا معنٰی بھی آتا ہے۔ اللہ تعالی کی ذات بابرکت ہے اور برکت عطا کرنے والی ہے۔ اسی طرح ارضِ مقدس کو ارضِ مبارک بھی کہا گیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کے اس نام کا ذکر دو بار آیا ہے اور دونوں مرتبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نام "الملک" کے ساتھ۔

"هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ"

© copy rights reserved

یعنی وہی حقیقی بادشاہ اور تمام اختیارات کا مالک بھی ہے اور وہی نہایت پاکیزہ اور پاکیزگی بخشنے والا۔

انسان اپنی فطرت میں خیر پسند ہے وہ اپنی ذات میں اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کسی ایسی ہستی کو جانے جو ہر عیب سے پاک ہو۔ وہ Perfection کی تلاش میں ہوتا ہے اور بندوں کے اندر یہ صفات ڈھونڈتا ہے۔ لیکن در حقیقت یہ ساری صفات تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اندر ہیں۔ مخلوق میں ان صفات کی تلاش اس کی مایوسی اور پریشانی میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔

تو فرشتوں کے اس قول "ونقدس لك" کا معنی یہ ہوگا کہ ہم تیری طرف تیری ان صفات کی نسبت کرتے ہیں جو کہ عیوب سے پاک ہیں، اور اس سے جو کفار نے تیری طرف منسوب کی ہیں۔

عمل کی باتیں:

- اپنے خیالات وعقائد کو ہر قسم کے شرک کی نجاست سے پاک اور اپنے اعمال کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خالص رکھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز کو قبول کرتا ہے۔
- کبھی دل میں اللہ اور اس کے رسول کے متعلق کوئی بدگمانی، یا اللہ کے فیصلوں کے متعلق کوئی وسوسہ آئے تو سجدے میں پڑ کر یہ مسنون دعا مانگیے:

سبوح قدوس رب الملائكة والروح

کہ اللہ کا کوئی فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اللہ ظلم وزیادتی نہیں کرتا اور وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے۔ وہ میرے حال سے غافل نہیں۔

- اپنے دلوں کو حسد، بغض اور بندوں کی بدگمانی سے بھی پاک کرنا چاہیے اور طرح طرح کے گناہوں سے بھی۔ کیونکہ گناہ دل کو زنگ آلود کر دیتے ہیں۔
- اپنی زبان کو جھوٹ، طعنہ زنی اور دیگر اخلاقی برائیوں سے پاک کریں تاکہ اللہ کی ناراضگی سے بچ سکیں۔
- مال میں بھی پاکیزگی اختیار کرنی چاہیے اور حلال طریقوں سے کمانے کے علاوہ زکوٰۃ بھی ادا کرنی چاہیے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ پاک ہے اور اس کی پاکیزگی کا بیان بہت بلند ہے۔ اسے اپنے بندوں سے کسی بھی قسم کی نجاست پسند نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے اس مقام کو سمجھیں اور اپنی زندگی میں بھی پاکیزگی لانے کی کوشش کریں۔

© copy rights reserved

تسبیح اور تقدیس کے درمیان یہ فرق کیا گیا ہے؟

تسبیح کا اطلاق باعتبار عبادات کے ہوتا ہے اور تقدیس کا باعتبار اعتقادات کے۔

اس آیت میں جو تسبیح اور تقدیس کے الفاظ آئے ہیں۔ تسبیح کے معنی سبحان اللہ کہنا یا سبحان اللہ کا ذکر کرنا یا اس ذات کی زبان قال یا زبان حال سے صفت بیان کرنا ہے جو ہر قسم کے عیب، نقص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ گویا یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی خوبیوں کو مثبت انداز میں بیان کرنے اور اس کی حمد یا تعریف بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

اور تقدیس کے معنی ایسی باتوں کی نفی کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔ اور قدوس کے معنی وہ ذات ہے جو دوسروں کے شرکت کی احتیاج اور شرک جیسی دوسری نجاستوں سے پاک یعنی اضداد اور انداد دونوں سے پاک ہو۔

تسبیح سے حمد بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور تقدیس سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ بیان کرنا۔

© copy rights reserved